THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3, No.4, 2025

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

امام صالحی: تعارف، منہج سیرت نگاری اور سبل الھدی والرشاد کا تحقیقی جائزہ

Imam Al-Ṣāliḥī: An Introduction to His Biography, Methodology of Sīrah Writing and A Research Review of Subul Al-Hudā Wa Al-Rashād

1. Muhammad Sufyan Atta
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Ghazi University, D.G. Khan, Pakistan.
Email: sufyanatta60@gmail.com
2. Dr. Ashfaq Ahmed
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Ghazi University, D.G. Khan, Pakistan.
Email: aahmed@gudgk.edu.pk

Abstract
This research paper presents a comprehensive introduction to Imam Muḥammad ibn Yūsuf al-Ṣāliḥī al-Shāmī (d. 942 AH), one of the most distinguished scholars of the ninth and tenth centuries AH, and provides an analytical study of his methodology of Sīrah writing as exemplified in his magnum opus, Subul al-Hudā wa al-Rashād fī Sīrat Khayr al-ʿIbād. Born in the al-Ṣāliḥiyyah district of Damascus, al-Ṣāliḥī studied under eminent Egyptian scholars including Jalāl al-Dīn al-Suyūṭī, Aḥmad al-Qasṭalānī, and Zakariyyā al-Anṣārī. Contemporary scholars such as al-Shaʿrānī, Ibn Ḥajar al-Haytamī, and al-Kattānī praised him as a ḥāfiẓ, muḥaddith, and an exemplar of piety and scholarship. The study analyzes al-Ṣāliḥī's distinctive methodological approach in Subul al-Hudā, which synthesizes material from approximately 300 sources across multiple disciplines including ḥadīth, tafsīr, fiqh, history, geography, linguistics, and Sufism. His method is characterized by systematic compilation of excerpts with critical commentary, explanation of rare terms, reconciliation of seemingly contradictory reports, extensive use of poetry, Qur'anic exegesis, and fiqhī rulings related to the Sīrah. The research highlights his engagement with theological debates, particularly on Ashʿarī doctrines, his incorporation of observational and transmitted reports including miracles and karāmāt, and his rigorous critique of narrators. The paper concludes that Subul al-Hudā became a foundational reference for later Sīrah writers due to its encyclopedic scope, integration of diverse disciplines, and balance between transmission and critical analysis, offering a model for integrating ḥadīth criticism, fiqh, kalām, and literary sources in Prophetic biography.
***Keywords**: Imam al-Ṣāliḥī, Sīrah methodology, Subul al-Hudā, Prophetic biography, Islamic historiography, hadith criticism, classical Islamic scholarship*

تعارف موضوع

امام محمد بن یوسف صالحی شامی (متوفی 942ھ) نویں اور دسویں صدی ہجری کے جلیل القدر محدث، مورخ اور سیرت نگار ہیں۔ آپ کی ولادت دمشق کے معروف علمی محلہ صالحیہ میں ہوئی اور آپ نے اپنے اساتذہ میں جلال الدین سیوطی، احمد قسطلانی اور زکریا انصاری جیسی نامور شخصیات سے استفادہ کیا۔ آپ کی سب سے مشہور تصنیف "سبل الھدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد" ہے جو اپنے موسوعاتی منہج، جامعیت اور تنوع مصادر کی وجہ سے سیرت النبی ﷺ پر لکھی جانے والی کتب میں ایک منفرد مقام رکھتی ہے۔ علامہ شعرانی، ابن حجر ہیثمی اور کتانی

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3, No.4, 2025

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

جیسے اکابر نے آپ کی علمی وروحانی عظمت کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ زیر نظر مقالے میں امام صالحی کی سوانح حیات، ان کے اساتذہ و تلامذہ، اخلاق و اوصاف، مسلک و مذہب اور تصانیف کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ نیز "سبل الھدی" کے تناظر میں ان کے منہج سیرت نگاری کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے، جس میں مصادر کی جامعیت، تنوع، تنبیہات، اشعار، تفسیری مباحث، فقہیات سیرت، کلامیات، تصحیح حدیث کے اصول، وسعت مطالعہ، اسماء ولغات کی تشریح، روایات پر نقد، اور غزوات کے بیان میں ان کے منفرد اسلوب کو اجاگر کیا گیا ہے۔

امام صالحی کی سوانح عمری:

آپ کا نام محمد بن یوسف بن علی ہے۔ آپ کا لقب شمس الدین اور آپ کی نسبت الشامی اور صالحی ہے۔ آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ آپ کی ولادت دمشق کے محلہ صالحیہ میں ہوئی۔[1] تاریخ ولادت ضبط نہیں ہو سکی۔ البتہ گمان غالب یہی ہے، کہ نویں صدی ہجری کے وسط میں پیدائش ہوئی ہو گی۔

اساتذہ کرام:

آپ نے زیادہ تر مصری مشائخ سے اکتساب علم کیا۔ چنانچہ آپ کے اساتذہ میں علامہ جلال الدین سیوطی 911ھ کا نام سر فہرست ہے۔ آپ کے ان سے بکثرت فیض حاصل کیا۔۔ سیرت میں بھی ان کے حوالے دیتے ہیں۔[2] نیز اساتذہ میں علامہ شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی شارح بخاری 923ھ شیخ الاسلام زکریا بن محمد انصاری 926ھ ایسے نامور اہلِ علم شامل ہیں۔

تلامذہ:

اپ کے تلامذہ میں مالکی فقیہ شیخ محمد بن محمد الفیشی 917ھ قاضی عبد الرحمن بن یوسف زین الدین اور حنفی فقیہ محمد بن عمر شمس الدین حانوتی 1010ھ شامل ہیں۔[3]

---

[1] .al-Shawkānī, Muḥammad ibn ʿAlī ibn Muḥammad ibn ʿAbd Allāh. _al-Badr al-Ṭāliʿ bi-Maḥāsin man Baʿd al-Qarn al-Sābiʿ_. Beirut: Dār al-Maʿrifah, n.d.Vol:1, pp328,329

[2] . al-Kattānī, Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Abī al-Fayḍ Jaʿfar ibn Idrīs al-Ḥasanī al-Idrīsī. _al-Risālah al-Mustatrafah li-Bayān Mashhūr Kutub al-Sunnah al-Musharrafah_. Beirut: Dār al-Bashāʾir al-Islāmiyyah, 1421 AH / 2000 CE.p:200

[3] . al-Sakhāwī, Shams al-Dīn Abū al-Khayr Muḥammad ibn ʿAbd al-Raḥmān ibn Muḥammad ibn Abī Bakr ibn ʿUthmān ibn Muḥammad. _al-Ḍawʾ al-Lāmiʿ li-Ahl al-Qarn al-Tāsiʿ_. Beirut: Dār Maktabat al-Ḥayāh, n.d.V:4,p 65

اخلاق واوصاف:

امام شامی عمدہ صفات، اعلی اخلاق سے متصف تھے۔علامہ شعرانی نے اپنے "طبقات" میں آپ کے بارے اپنے مشاہدات یوں تحریر کئے ہیں:

"عالم، زاھد، سنت محمدیہ کی بخوبی پیروی کرنے والے ہیں۔صالح شخص ہیں۔متعدد علوم کے ماہر ہیں۔ہزار کتب سے استفادہ کرتے ہوئے سیرت پر ایسا نقشِ تالیف چھوڑا، کہ لوگ اس پر ٹوٹ پڑے ہیں۔ایسی تالیف کسی نے سیرت النبی پر پیش نہیں کی۔عمر بھر متجرد رہے۔مہمانوں کی ضیافت میں خود کھانا تیار کرتے، شیریں بیان تھے۔پر جلال شخصیت تھے۔بکثرت نمازیں پڑھتے، اور بکثرت روزے رکھتے۔ ان کے پاس چند راتیں گزارنے پر میں نے دیکھا، کہ رات بھر میں کچھ دیر آرام کرتے۔نادار و یتیم طلبہ کے وظائف کے اجراء میں قاضی کے پاس خود جایا کرتے۔امراء وعمال کے ہدایا قبول نہ کرتے۔ہمیشہ نظریں جھکائے رکھتے۔ان کے رفقاء واحباب میں ان کے اخلاق کریمانہ کا شہرہ تھا"[1]

مقام ومرتبہ:

حافظ ابن حجر ہیثمی آپ کو "علامہ، صالح، فہامہ، حافظ، ثقہ اور صاحب مطالعہ" شخص قرار دیتے ہیں۔[2]

علامہ کتانی الرسالة المستطرفة میں انہیں "خاتم المحدثین" قرار دیتے ہیں۔[3]

علامہ زرقانی نے شرح مواھب میں انہیں "خاتمة الحفاظ" کہا ہے۔[4]

مسلک ومذھب:

آپ کے اشعری ہونے پر اتفاق ہے۔البتہ آپ کے فقہی مذھب میں دو رائے ہیں۔مشہور قول کے مطابق آپ شافعی المذھب ہیں،

---

[1] 6. Ibn al-ʿImād al-Ḥanbalī, ʿAbd al-Ḥayy ibn Aḥmad ibn Muḥammad. _Shadharāt al-Dhahab fī Akhbār man Dhahab_. Damascus and Beirut: Dār Ibn Kathīr, 1986.V:10,pp:253,254

[2] . Ibn Ḥajar al-Haytamī, Shihāb al-Dīn Aḥmad ibn Muḥammad. _Al-Khayrāt al-Ḥisān fī Manāqib al-Imām al-Aʿẓam Abī Ḥanīfah al-Nuʿmān_. Damascus: Dār al-Hudā wa-l-Rashād li-l-Nashr wa-l-Tawzīʿ, 1428 AH / 2007 CE.p :36

[3] . al-Kattānī, Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Abī al-Fayḍ Jaʿfar ibn Idrīs al-Ḥasanī al-Idrīsī. _al-Risālah al-Mustatrafah li-Bayān Mashhūr Kutub al-Sunnah al-Musharrafah_. Beirut: Dār al-Bashāʾir al-Islāmiyyah, 1421 AH / 2000 CE.p:199

[4] . al-Ṣāliḥī, Muḥammad ibn Yūsuf. _ʿUqūd al-Jumān fī Manāqib al-Imām al-Aʿẓam Abī Ḥanīfah_. Medina: Maktabat al-Īmān, n.d.p:19

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.3, No.4, 2025
ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

لیکن صاحب هدية العارفين نے آپ کو حنفی کہا ہے۔[1]

وفات:

آپ کی وفات سن 942ھ کو صحراء مصر کے مقام "برقوقیہ" میں ہوئی۔[2]

تالیفات:

آپ نے مختلف علوم وفنون پر تصانیف تحریر کیں۔ عقیدہ، تفسیر، حدیث، اورادب پر آپ نے تحریری سرمایہ چھوڑا۔ آپ کی مشہور کتابوں میں "عین الاصابة في معرفة الصحابة" اور "عقود الجمان فی مناقب أبي حنيفة النعمان" مشہور ہیں۔[3]

سبل الھدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد:

یہ سیرت النبی پر آپ کی مشہور زمانہ کتاب ہے۔ بعد کے سیرت نگاروں کا عمومی ماخذ یہی کتاب رہی ہے۔

اس کتاب کے بارے میں علامہ شعرانی نے لکھا ہے۔ کہ اس کتاب کو ہزار کتابوں سے استفادہ کے بعد لکھا گیا ہے۔[4]

صالحی کا منہج سیرت نگاری:

سبل الھدی میں علامہ صالحی کا اختیار کردہ منہج درج ذیل عناوین سے واضح ہوتا ہے۔

1. اجمالی جائزہ:

شروع کتاب میں علامہ صالحی نے اجمالی طور پر اپنا اسلوب بیان کیا ہے جس میں وہ کہتے ہیں، کہ یہ کتاب انہوں نے 300 مصادر سے منتخب کی ہے۔ اور عمدہ نقول یہاں پیش کی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ موضوعات کو بالکل بیان نہیں کیا جائے گا اور ہر باب کے آخر میں اس باب میں آنے والے لطائف اور نفائس کو بیان کریں گے، مشکل اور غریب الفاظ کا بیان کریں گے، اس میں آنے والی مشکل ومتناقض احادیث کا حل پیش کریں گے۔ کتاب میں (صفحہ 7 سے 84) انہوں نے تمامی ابواب کی فہرست دی ہے۔ "جماع ابواب" کے تحت ایک موضوع کے تمام ابواب کو جمع کرتے ہیں۔

[1] . _Īḍāḥ al-Maknūn fī al-Dhayl ʿalā Kashf al-Ẓunūn ʿan Asāmī al-Kutub wa-l-Funūn_. Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth, n.d.V:2,P:236
[2] Ibid., 2:500
[3] . Ibn al-ʿImād al-Ḥanbalī, ʿAbd al-Ḥayy ibn Aḥmad ibn Muḥammad. _Shadharāt al-Dhahab fī Akhbār man Dhahab_. Damascus and Beirut: Dār Ibn Kathīr, 1986.V:10,P:355
[4]. Ibid

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3, No.4, 2025

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

کتاب کا اصل متن اس طرح ترتیب دیا گیا ہے کہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق مختلف موضوعات پر جو کتب لکھی گئی ہیں۔ان کتب کے منتخبات و نفائس کو جمع کر کے متن بنایا گیا ہے۔اور اس پر پھر مصنف ان پر اضافے کرتے ہیں، مثلا جلد دوم میں انہوں نے پہلا مبحث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک سے متعلق ہے اور اس میں انہوں نے حافظ ابن دحیہ کی کتاب کا خلاصہ بیان کیا ہے۔اسی طرح اسماء النبی میں بھی ایسے کیا۔[1]

نیز معراج کی مباحث بھی خلاصہ کتب ہیں۔[2]

اذان کی مباحث بھی منتخبات ہیں۔[3]

2.کتاب کے نام کی وضاحت:

کتاب کے نام کی وضاحت کی کہا کہ "سبل الرشاد" سے مراد ہدایت کے راستے ہیں۔یہ نام انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ کے اشعار سے لیا ہے،جو انہوں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کہے تھے۔[4]

3.رموزواوقاف کا بیان:

شروع کتاب میں انہوں نے رموز واوقاف کو بھی بیان کیا ہے کہ کس لفظ سے میری مراد کیا ہو گی۔مثلا وہ کہتے ہیں کہ جب میں الروض کہوں گا تو اس سے مراد الروض الانف ہو گی،جب میں ابو الفرج کہوں گا تو اس سے مراد ابن جوزی ہوں گے،جب میں املاء کا لفظ کہوں گا تو اس سے مراد سیرت ابن ہشام ہو گی،اور جب میں حافظ کا لفظ کہوں گا تو اس سے مراد حافظ ابن حجر ہوں گے۔

4.مصادر کی جامعیت، کثرت اور تنوع:

مصنف کے بقول ان کی یہ کتاب ان کی زندگی بھر کے کمائی ہے۔اس کتاب میں انہوں نے ہزار ابواب قائم کیے ہیں۔مصنف کے مآخذ کی تعداد 300 ہے۔بلاشبہ ان کے مصادر کی جامعیت اور تنوع حیران کن ہے۔انہوں نے نہ صرف احادیث کے امہات مصادر کو کنگھالا ہے۔بلکہ تفاسیر وعلوم قران، فقہ،اصول فقہ ،لغت وادب ،تصوف وحقائق، جغرافیہ وتاریخ تک دقت نظری سے پیش نظر رکھا ہے۔

---

[1] . al-Ṣāliḥī, Muḥammad ibn Yūsuf. _Subul al-Hudā wa-l-Rashād fī Sīrat Khayr al-ʿIbād_. Cairo: [Publisher not listed], 1997.V:1,p: 491
[2] Ibid.,3:11
[3] Ibid.,3:415
[4] Ibid.,1:191

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3, No.4, 2025

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

مصنف نادر مصادر کا تعارف بھی کراتے ہیں۔ ابن المصری کے قصیدہ شقراطیسیہ کا حوالہ دیا تو بتایا۔ کہ یہ کتب خانہ محمودیہ میں چھ جلدوں میں موجود ہے۔[1]

5. تنبیہات:

مصنف کی عادت ہے کہ وہ ہر مبحث کے اخر میں تنبیہات کے عنوان کے تحت اس مبحث میں آنے والی لغات اور مشکل الفاظ کی تشریح کرتے ہیں۔ اور روایات پر ہونے والے اعتراضات کا ممکنہ جواب اور جمع بین الروایات کرتے ہیں۔[2]

کہیں یہ عنوان تفسیر الغریب کے نام سے بھی آیا ہے۔[3]

تنبیہات اور شرح غرائب کا التزام انہوں نے پوری کتاب میں کیا ہے۔

6. مشاہداتی ادلہ:

مصنف صرف منقول روایات پر اکتفا نہیں کرتے۔ بلکہ وہ ایسی تاریخی روایات بھی لاتے ہیں، جن کا تعلق مشاہدہ سے ہوتا ہے۔ مثلا وہ راوی سے نقل کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے ایک نومولود بچہ دیکھا جس کی پیشانی پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا اسی طرح انہوں نے نقل کیا کہ ایک پھول دیکھا گیا جس پر کلمہ طیبہ مکتوب تھا۔ اس طرح وہ ان مشاہداتی ادلہ کو نظریاتی ادلہ کے ساتھ ملا کر اپنی مدعی کو مؤکد کرتے ہیں۔

7. اشعار کا بیان:

مصنف مبحث کی مناسبت سے بکثرت اشعار بھی لاتے ہیں. پورے پورے قصائد نقل کرتے ہیں۔ متعدد مقامات پر علمی لطائف سے بھرپور قصائد لاتے ہیں۔ مثلا نبی کریم کے آباء کے اسماء پر مشتمل قصیدہ لائے ہیں۔[4]

8. آیات قرانیہ کی تفسیر:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے متعلقہ آیات قرانیہ کی تشریح و تفسیر بالروایہ کرتے ہیں۔ اور آیات میں موجود لطائف واسرار کو حضرات صوفیاء و عارفین سے نقل کرتے ہیں۔

[1] Ibid.,1:352
[2] Ibid.,V:1,pp120,211,259
[3] Ibid.,1:142
[4] Ibid.,v:1,p 282 to 285

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3, No.4, 2025

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

9.فقہیات سیرت کا بیان:

سیرت کی روایات کے ضمن میں فقہی مسائل اور ان پر ہونے والے ممکنہ اعتراضات، ان کے اور احادیث کے مابین تطبیق اور ترجیح بیان کرتے ہیں.

داخل بیت اللہ میں جانے پر ایک اشکال کرتے ہیں۔ایک حدیث سے جواب دیتے ہیں۔[1]

آداب دخول حرم کا بیان کرتے ہیں۔[2]

ماءزمزم کو اور احجار حرم کو حرم سے منتقل کرنے پر اشکال وجواب پیش کرتے ہیں۔[3]

10.امام شافعی کی ترجیح:

امام شافعی کے مقلد ہونے کی تصریح کرتے ہیں۔[4]

اس لئے مسائل فقہیہ اور شرح احادیث میں امام شافعی کے طریق فہم کو سامنے رکھتے ہیں۔مسالہ احجار حرم دیکھئے۔[5]

شہداء پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی اسی کو راجح قرار دیتے ہیں۔[6]

11.کلامیات سیرت:

سیرت کے ایسے مسائل جن کا تعلق نظری مباحث سے ہے۔بکثرت لاتے ہیں۔ادلہ فریقین پر خوب بحث کرتے ہیں۔

بتاتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب مبارک حضرت آدم علیہ السلام تک بیان کرنا، علماء کے ہاں مکروہ ہے،[7]

اسی کے تحت نسب میں آنے والے تمام اعلام کی وضاحت اعراب اور انکی یزندگی کے اہم واقعات کو بھی لائے ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے ایمان پر بحث چھڑی ہے اور یہ بحث:293 تا308 تک چلی گئی ہے۔

یہی مسئلہ جلد دوم میں بھی زیر بحث لائے ہیں۔[8]

---

[1] Ibid.,1:201
[2] Ibid.,1:202
[3] Ibid.,1:212
[4] Ibid.,1:294
[5] Ibid.,1:212
[6] Ibid.,4:363
[7] Ibid.,1:253
[8] Ibid.,v:2 p:167 -174

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3, No.4, 2025

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

واقعہ غرانیق اور اہل علم کے آپسی اختلافات کو بیان کیا۔[1]

ایمان ابو طالب پر بحث کرتے ہیں۔[2]

اسی ضمن میں انہوں نے اہل فترت کے ایمان سے متعلق بھی تفصیلی بحث کی ہے۔

اپنے اشعری ہونے کی وضاحت کرتے ہیں، اور تحسین و تقبیح کو غیر عقلی قرار دیتے ہیں۔[3]

حدیث پر وارد ہونے والے اشکال کو متکلمین سے جواب دیتے ہیں۔[4]

ملحدین کے اشکالات سامنے رکھتے ہیں۔واقعہ فیل دیکھئے.[5]

نیز:[6] مولد شریف سے متعلق تفصیلی مباحث لاتے ہیں۔[7]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پر بحث کی ہے۔کہ پتھر پر نشان لگے تھے یا نہیں[8]:

حدیث الطیر سے تناسخ کے اثبات کا رد کرتے ہیں۔[9]

کلمہ ذات کا اطلاق اور اس کا جواز اللہ تعالی کی ذات پر کرتے ہیں۔[10]

12. تصحیح حدیث کے غیر روایتی اصول:

محدثین عموما احادیث کی تصحیح کے لئے ثقاہت رواۃ کو پیش نظر رکھتے ہیں۔مصنف کا عمومی رویہ بھی اسی طرح ہے۔البتہ متعدد مواقع پر انہوں تصحیح کے غیر روایتی طریقے بھی استعمال کئے ہیں۔

مثلا:ماءزمزم کے بارے لکھتے ہیں۔کہ ائمہ کا تجربہ بتاتا ہے۔کہ ماءزمزم لماشرب لہ صحیح ہے۔[11]

ایک جگہ ذوقی تصحیح سے کام لیتے ہوئے کہتے ہیں، کہ حافظ کے بقول:صحت کی علامات اس روایت پر ظاہر ہیں۔[12]

[1] Ibid.,2:487
[2] Ibid.,1:293
[3] Ibid.,1:294
[4] Ibid.,1:209
[5] Ibid.,2:580
[6] Ibid.,4:15
[7] Ibid.,1:439-454
[8] Ibid.,2:108
[9] Ibid.,4:373
[10] Ibid.,6:78
[11] Ibid.,1:212
[12] Ibid.,1:276

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3, No.4, 2025

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

بشارات منامیہ سے تائید لاتے ہیں۔[1]

13. وسعت مطالعہ:

مصنف کی وسعت مطالعہ بے پناہ ہے۔اس کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے، کہ انہوں نے ابن جوزی کی ذکر کردہ ایک روایت پر نقد کرتے ہوئے لکھا، کہ اس پر تنقید کرنے والوں میں خطیب بغدادی، ابو القاسم، ابن عساکر، ابن شاہین، سہیلی، قرطبی، حافظ محب الطبری، ناصر الدین ابن منیر، ابن سید الناس، صلاح الدین صفدی اور شمس الدین ابن ناصر شامل ہیں۔[2]

اسی طرح لکھتے ہیں کہ ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابونعیم اور امام احمد نے یہ روایت کی ہے۔[3]

ایک روایت ابن اسحاق، ابن راہویہ، ابویعلی، طبرانی، ابن حبان، بیہقی ابونعیم، امام احمد، دارمی اور ابن عساکر سے نقل کرتے ہیں۔[4]

کسی روایت کے مختلف حصوں پر اعتراض کا جواب دیتے ہیں۔اوراس کی تقویت اور تائید کے لیے مختلف کتابوں کے حوالے لاتے ہیں۔مثلاایک روایت بارے میں کہا کہ ابوالشیخ نے اسے طبقات الاصفہانین میں نقل کیا ہے، حاکم نے اس کی تصحیح کی ہے، بیہقی نے بھی درست قرار دیا ہے، بلقینی نے بھی فتاوی میں لیا ہے۔

ذہبی نے ایک راوی پر کلام کیا ہے۔اس روایت کے شواہد بھی موجود ہیں۔[5]

بدءالاذان کی حدیث شروع کرتے ہوئے کہتے ہیں: بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن اسحاق، ابو داؤد، اسحاق بن راہویہ، عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ، ابن خزیمہ، ابوالشیخ، دار قطنی، بیہقی اور طحاوی روایت کرتے ہیں۔[6]

بحث تحویل قبلہ میں 22 کتابوں کے حوالہ سے حدیث نقل کی۔[7]

حوالجات کی یہ وسعت صنفِ حدیث تک محدود نہیں، بلکہ اہل لغت کے بھی حوالے اسی طرح دیتے ہیں۔مثلاایک لفظ کی تشریح میں وہ بتاتے ہیں کہ یہ لفظ صاحب محکم، صاحب النہایہ اور صاحب المشارق نے اسی طرح نقل کیا ہے۔البتہ جوہری کا اس میں اختلاف ہے۔[8]

---

[1] Ibid.,1:416
[2] Ibid.,1:304
[3] Ibid.,1:368
[4] Ibid.,1:470
[5] Ibid.,1:94
[6] Ibid.,2:510
[7] Ibid.,3:537
[8] Ibid.,2:26

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3, No.4, 2025

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

14. معاصرین سے استفادہ:

اگرچہ معاصرت کو منافرت کا سبب قرار دیا گیا ہے۔ لیکن بے نفس اہل تقویٰ کی طرح مصنف معاصرین کے بھی حوالے لاتے ہیں، چنانچہ علامہ سخاوی کے حوالے بھی انہوں نے پیش کیے ہیں[1] علامہ قسطلانی سے نقول لاتے ہیں۔[2] بایں ہمہ وہ اہل علم پر نقد بھی کرتے ہیں۔ مولد شریف کی بحث میں ابن جوزی کے بارے لکھا، کہ عادت کے مطابق اٹکل سے کام لیتے ہیں۔[3] ایک جگہ حافظ ابن حجر پر بھی تنقید کرتے ہیں۔[4] ابن حزم پر نقد کرتے ہیں۔[5] مواخات بین المہاجرین کے باب میں علامہ ابن تیمیہ پر نقد کرتے ہیں۔[6]

اسی طرح مصنف اپنی سند سے بھی روایات لاتے ہیں۔[7] ایک جگہ اپنی سند سے روایت لاتے ہیں۔ اور اساتذہ کے بارے میں وضاحت کرتے ہیں، کہ وہ سارے شافعی ہیں۔[8]

15. مشکل اسماء کا بیان:

لغات کا بیان، ان کا ضبط، الفاظ غرائب کی تشریح مصنف کی خصوصی مہارتوں میں سے ایک ہے۔ جو پوری کتاب میں نظر آتی ہے۔ اسی طرح مشکل اسماء کی تشکیل اعراب بیان کرتے ہیں۔ اسماء النبی پر خوب تفصیل سے لکھا۔[9]

16. اہل معانی سے استفادہ:

مصنف حضرات صوفیاء، ارباب کشف و معانی سے بھی بھرپور استفادہ کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش خاص وقت میں، خاص مہینے میں کیوں ہوئی ہے۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خاص کیفیت کے متعلق صوفیاء، بعض اہل الاشارات کا قول نقل کرتے ہیں۔[10]

استاذ ابو علی دقاق کا حوالہ لاتے ہیں۔، علامہ ابن عطا اسکندری کا حوالہ لاتے ہیں۔[11]

---

[1] Ibid., 1:209
[2] Ibid.,1:491
[3] Ibid.,1:482
[4] Ibid., 1:509,110
[5] Ibid.,3:437
[6] Ibid.,3:534
[7] Ibid.,1:336
[8] Ibid.,5:569
[9] Ibid.,1:500-650
[10] Ibid.,1:414
[11] Ibid.,2:23 ,3:22,1;524

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3, No.4, 2025

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دس خصوصی مقامات کرامات کا بیان کرتے ہیں۔[1]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک کو دھونے کی حکمت حافظ ابن ابی جمرہ کے حوالے سے لاتے ہیں۔[2]

احد میں مسلمانوں کو جو ہزیمت اٹھانی پڑی، اس کے فوائد اور حکمتیں کیا تھیں؟ مصنف نے ایک فصل میں باقاعدہ ان کو بیان کیا ہے۔[3]

17. روایات وروات پر نقد واستدراک:

روایات کی تصحیح وتضعیف میں روات پر جرح کرتے ہیں[4]

ایک راوی کو کذاب وضاع کہتے ہیں[5]

تعدد روات وروایات سے روایات وروات کو تقویت دیتے ہیں۔[6]

موضوع احادیث پر نقد کرتے ہیں۔[7]

ایک جگہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ پر استدراک کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔کہ حافظ کے بقول ابن سعد نے وفود کے بارے میں بہت عمدہ مواد جمع کیا ہے۔اس پر شامی کہتے ہیں، کہ واقدی نے ان سے زیادہ اچھا جمع کیا ہے۔لیکن ابن سعد نے اسے نقل نہیں کیا۔پھر کہتے ہیں، کہ خود میں نے واقدی سے زیادہ مواد جمع کیا ہے۔[8]

رفع خلاف اور ترجیح روایات:

احادیث کے درمیان رفع اختلاف کرتے ہیں۔[9] ترجیح روایات کرتے ہیں۔[10]

سیرت ومتعلقات سیرت پر وارد اشکال رفع کرتے ہیں۔[11]

---

[1] Ibid.,1:364
[2] Ibid.,1:91-94
[3] Ibid.,4:366
[4] Ibid.,1:209,372,416
[5] Ibid.,1:511
[6] Ibid.,1:298
[7] Ibid.,3:108,121,138,140,166
[8] Ibid.,6:396
[9] Ibid.,1:299
[10] Ibid.,1:24
[11] Ibid.,1:523

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.3, No.4, 2025
ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

اختلاف روایات میں تطبیق کرتے ہیں۔[1]

کہیں کہیں محدثین اور اہل لغت کا اختلاف بھی بیان کرتے ہیں۔[2]

18. بیان غزوات میں مصنف کا منہج:

غزوات کے تعارف میں ان کا طریقہ یہ ہے، کہ وہ سبب غزوات میں اختلاف، تاریخ کا بیان، ان کے شرکاء کا بیان، مقتولین کا بیان، امراء کا بیان، غزوہ میں آنے والے امکنہ کا بیان، اس میں ہونے والے حوادث کا بیان، متعلقہ اشعار کا بیان۔ فوائد، نتائج ولطائف کا بیان، غریب الفاظ کی تشکیل و تفہیم، مندرجات غزوہ میں اختلافات کا بیان اور غنائم ونقصانات کا بیان کے ساتھ متعلقہ آیات قرآنیہ کی تفسیر و تشریح بھی کرتے ہیں۔

مصنف کے ہاں مغازی سب سے پہلے عروہ بن زبیر نے لکھے، ان کے بعد موسی بن عقبہ اور محمد بن شہاب زہری نے لکھے[3] واقدی کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں، کہ اگرچہ وہ متروک قرار پایاہے۔ ہے لیکن بحور علم میں سے ہے۔ اور پھر کہتے ہیں کہ بڑے بڑے ائمہ نے ان کی کتابوں سے استفادہ کیا ہے جیسے ابو نعیم، بیہقی، ابن کثیر اور جلال الدین سیوطی ہیں۔ مصنف کہتے ہیں میں بھی انہی کی پیروی کروں گا۔[4]

ایک جگہ روایات کے اختلاف کے بارے میں کہتے ہیں کہ اگر واقدی کی بات قبول کرلی جائے تو تمام روایات ٹھیک ہو جاتی ہیں[5]

خلاصہ بحث

امام صالحی کی "سبل الھدی والرشاد" سیرت النبی ﷺ پر ایک موسوعاتی اور جامع کتاب ہے جو اپنے منفرد منہج، مصادر کی کثرت اور تنوع، اور علمی گہرائی کی وجہ سے بعد کے سیرت نگاروں کے لیے ایک بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔ مصنف نے اس کتاب میں تقریباً300 مصادر سے استفادہ کرتے ہوئے سیرت کے ہر پہلو کو تفصیل سے پیش کیا ہے۔ ان کا منہج جہاں ایک طرف روایات کی تنقیدی جانچ اور ان کے درمیان تطبیق پر مبنی ہے، وہیں دوسری طرف وہ اشعار، آیات قرآنی کی تفسیر، فقہی مسائل، اور صوفیانہ نکات کو بھی بڑی مہارت سے سموتے ہیں۔ تنبیہات اور شرح غرائب کا التزام، مشکل اسماء کی تشریح، اور غزوات کے بارے میں

[1] Ibid.,2:68
[2] Ibid.,6:50
[3] Ibid.,4:21
[4] Ibid.,4:23
[5] Ibid.,1:482

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3, No.4, 2025

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

جامع انداز ان کی سیرت نگاری کے امتیازی پہلو ہیں۔ مجموعی طور پر امام صالحی کا یہ کارنامہ سیرت نگاری کی تاریخ میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے اور آئندہ محققین کے لیے مشعل راہ ہے۔

سفارشات

* امام صالحی کی "سبل الھدی والرشاد" ایک موسوعاتی کتاب ہے۔ اس کے موسوعاتی منہج کے تمام خصائص و لوازم کو الگ سے موضوع بنا کر تحقیق کی جاسکتی ہے۔
* کتاب میں موجود مختلف علوم و فنون (تفسیر، حدیث، فقہ، لغت، تصوف، تاریخ وغیرہ) سے متعلق مباحث کو الگ الگ جمع کر کے ہر فن پر علیحدہ تحقیقی کام کیا جاسکتا ہے۔
* مختلف علوم میں امام صالحی کی آراء کا دیگر اہل علم (خصوصاً ہم عصر اور متقدمین) کی آراء سے تقابلی مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔
* امام صالحی کے مختاراتِ سیرت اور ان کی انفرادی آراء (جن میں ان کا موقف دوسرے محققین سے مختلف ہو) کو ایک جزو میں جمع کر کے تحقیقی جائزہ پیش کیا جاسکتا ہے۔
* "سبل الھدی" کے وسیع الذیل مصادر (تقریباً ۳۰۰ مصادر) کو مستقل موضوع بنا کر ان کی اہمیت، تنوع اور علمی حیثیت پر کام کیا جاسکتا ہے۔
* امام صالحی کے منہجِ تخریج و تصحیح حدیث کا دیگر محدثین (خصوصاً متقدمین) کے منہج سے تقابلی مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔
* کتاب میں موجود کلامی مباحث (خصوصاً اشعری عقائد، ایمان ابو طالب، والدینِ رسول ﷺ کا ایمان وغیرہ) کو الگ سے موضوع بنا کر تحقیقی کام کیا جاسکتا ہے۔
* امام صالحی کے فقہی ترجیحات (خصوصاً شافعی مسلک کے مطابق) کا دیگر فقہی مذاہب کے ساتھ تقابلی جائزہ پیش کیا جاسکتا ہے۔
* "سبل الھدی" میں موجود مشاہداتی اور ذوقی ادلہ (مثلاً بشاراتِ منامیہ، کرامات وغیرہ) کو موضوع بنا کر ان کی شرعی حیثیت اور سیرت نگاری میں اہمیت کا جائزہ لیا جاسکتا ہے۔
* امام صالحی کے اساتذہ و تلامذہ کے علمی حلقوں اور ان کے باہمی اثرات پر تحقیقی کام کیا جاسکتا ہے۔